© rasailojaraid.com

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار

جامعہ پنجاب کا مؤسس ـــــ ڈاکٹر لائٹنر !

اس سال جامعہ پنجاب کا جشن صد سالہ منایا جا رہا ہے ۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں یونیورسٹی کی تحریک کے بانی اور جامعہ پنجاب کے موسس ڈاکٹر گوٹلب ولیم لائٹنر کے احوال و کردار کا مختصر تذکرہ کرکے اُس کی خدمات کا بعنوان شائستہ اعتراف کیا جائے ۔

لائٹنر ۱۴ اکتوبر ۱۸۴۰ء کو بڈاپسٹ (ہنگری) میں پیدا ہوئے ۔ اُن کے والد ایک فزیشن (Physician) تھے ۔ لائٹنر کی عمر ابھی آٹھ سال کی تھی کہ اُن کے والد کا انتقال ہوگیا ۔ والد کے انتقال کے بعد اُن کی والدہ نے ایک انگریز افسر سے شادی کر لی اور اس طرح لائٹنر کو برطانوی شہریت بھی مل گئی ۔ ۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۸ء تک وہ گیارہ سال ترکی میں رہے ۔ انھوں نے بروصہ اور استنبول کے مدرسوں ، پروٹسٹنٹ کالج مالٹا اور کنگز کالج لندن میں تعلیم حاصل کی ۔ لائٹنر کی ذہانت و فطانت اور مشرق و مغرب کی کئی زبانوں سے واقفیت کا یہ نتیجہ تھا کہ انھیں ۱۸۵۴ء میں پندرہ سال کی عمر میں جنگ کریمیا (۱۸۵۵ء ۔ ۱۸۵۶ء) کے موقع پر ہرمجیسٹی کمسریٹ میں ترجمان درجہ اول (First Class Interpreter) کی حیثیت سے ملازم رکھ لیا گیا ۔ یہ عہدہ لیفٹننٹ کرنل کا تھا جس پر لائٹنر ۱۸۵۹ء تک کام کرتے رہے ۔ ۱۸۵۹ء میں وہ کنگز کالج لندن میں عربی اور ترکی زبانوں کے لیکچرار مقرر ہوئے ۔ ۱۸۶۱ء میں انھیں عربی زبان اور اسلامی قانون کا پروفیسر بنا دیا گیا ۔ اسی سال وہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے رکن بنے ۔ ۱۸۶۲ء میں انھوں نے فری برگ یونیورسٹی سے پی ایچ ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ۔ ۱۸۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور قائم ہوا ، اور اس کے پہلے پرنسپل ڈاکٹر لائٹنر مقرر ہوئے ۔ انھوں نے نومبر ۱۸۶۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل کا عہدہ سنبھالا ۔

ڈاکٹر لائٹنر کی لاہور میں آمد سے شمال مغربی ہند خصوصاً پنجاب کی علمی ، ادبی ، ثقافتی اور تعلیمی فضا میں ایک نئی روح پیدا ہوئی ۔ ڈاکٹر لائٹنر نے یہاں پہنچتے ہی گرد و پیش کے حالات کا بغور جائزہ لیا ، اور مقامی باشندوں کا تعاون حاصل کرکے پنجاب میں ایک ہمہ گیر تحریک کا آغاز کیا جو آگے چل کر بہت ثمر آور ہوئی اور اسی تحریک کے نتیجے میں بالآخر پنجاب یونیورسٹی معرض وجود میں آئی ۔

۲۱ جنوری ۱۸۶۵ء کو لاہور میں انجمن پنجاب کی داغ بیل ایک نمائندہ اجتماع میں ڈالی گئی اور ڈاکٹر لائٹنر کو اس انجمن کا صدر منتخب کیا گیا ۔ لاہور ،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امرتسر اور دیگر شہروں و قصبوں کے سربر آوردہ لوگ انجمن کے رکن بنے ۔ ڈاکٹر لائٹنر کی رہنمائی میں انجمن پنجاب کے اغراض و مقاصد میں یہ امور شامل کیے گئے تھے :

۱۔ قدیم مشرقی علوم کا احیاء و ترقی ۔
۲۔ باشندگان ملک میں دیسی زبان کے ذریعے مغرب کے علوم مفیدہ کی اشاعت ۔
۳۔ صنعت و تجارت کو فروغ دینا ۔
۴۔ علمی ، ادبی ، معاشرتی ، سیاسی مسائل پر بحث و نظر ۔
۵۔ صوبے کے بارسوخ ، اہل قلم طبقات اور افسران حکومت میں رابطہ قائم کرنا ۔

ڈاکٹر لائٹنر نے ان مقاصد کی پیش رفت کے لیے بڑے خلوص اور جوش سے کام شروع کر دیا ۔ لاہور میں ایک پبلک لائبریری ، ریڈنگ روم اور تعلیمی کمیٹی قائم کرنے کے علاوہ ۱۸۶۵ء ہی میں یہاں ایک مدرسہ بھی قائم کر دیا گیا ۔ پھر لاہور سے باہر دوسرے شہروں میں بھی انجمن کی شاخیں قائم کرکے سکول و کتب خانے قائم کیے اور مختلف زبانوں میں رسائل و اخبار جاری کیے ۔ انجمن کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتے تھے ۔ عام تعلیم و تربیت کے ان مختلف کاموں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر لائٹنر نے بڑے پرزور انداز میں پنجاب میں ایک اورینٹل یونیورسٹی کے قیام کی تحریک بھی شروع کی اور اس کے لیے دیسی امرا و رؤسا کو گراں قدر عطیات دینے پر آمادہ کر لیا ۔ یونیورسٹی تحریک کے آغاز کا قصہ قابل ذکر ہے ۔

۱۰ جون ۱۸۶۵ء کو لیفٹننٹ گورنر پنجاب سر ڈونلڈ میکلوڈ نے ناظم تعلیم پنجاب کو ایک مراسلہ بھیجا جس میں دیسی زبانوں کی ترقی اور ان میں جدید مغربی علوم و فنون کی ترویج کے بارے میں تجاویز طلب کی گئی تھیں ۔ نیز لوگوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرنے اور سرکاری کالجوں پر انحصار کرنے کی بجائے اپنی مدد آپ کے اصول پر دیسی بیت العلوم بنانے کا مشورہ دیا گیا تھا ۔ اس مراسلے کی نقول مختلف اداروں اور انجمنوں کو بھی بھیجی گئیں ۔ ڈاکٹر لائٹنر نے اس مراسلے پر فوراً لبیک کہا اور اگست ۱۸۶۵ء میں مقامی امرا ، رؤسا اور با اثر شخصیتوں کا اجلاس بلا کر یہ مراسلہ اُن کے سامنے رکھا اور تجویز پیش کی کہ ”لاہور میں ایک یونیورسٹی قائم کی جائے جو علم و ادب میں سب سے اعلیٰ بیت العلوم ہو اور علوم مشرق و علوم مروجہ میں تعلیم کیا اور امتحان لیا کرے ۔ اور جو اسباب تعلیم کے فی الحال موجود ہیں اُن کو استعمال میں لا کر مناسب طور پر وسعت دے ۔ زبان ہائے مشرق تعلیم کی بنیاد ہوں اور ان زبانوں کے ذریعے سے یورپ کے علوم کی تعلیم ہو ، اور ہر شخص اس کی کامیابی کے لیے سعی کرے ۔“

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لاہور میں جامعۂ پنجاب کے قیام کی یہ پہلی آواز تھی جو حیرت اور توجہ کے ملے جلے جذبات کے ساتھ سنی گئی۔ اس آواز نے دلوں میں ایک ہل چل پیدا کر دی اور اہل جلسہ نے ڈاکٹر لائٹنر کی پرزور تائید و حمایت کی۔ ڈاکٹر لائٹنر کی اس موقع پر تاریخی تقریر بڑی مؤثر اور مدلل تھی۔ [اس انگریزی تقریر کا پورا متن مجلۂ تحقیق کے موجودہ شمارے میں دوسری طرف دیا جا رہا ہے]۔

انجمن پنجاب کا دوسرا موعودہ اجلاس ۱۱ ستمبر ۱۸۶۵ء کو لاہور میں ہوا جس میں ڈاکٹر لائٹنر نے اوریئنٹل یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ پیش کیا اور یہ کہا کہ ''اس یونیورسٹی کے قیام سے اس خطے میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا، اور علم و فن کا ماحصل سب لوگوں کی دسترس میں ہوگا۔''

ڈاکٹر لائٹنر جس وقت گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل بن کر یہاں آئے اُس وقت برصغیر میں تین یونیورسٹیاں بمبئی، مدراس اور کلکتہ تینوں پریزیڈنسی شہروں میں قائم ہو چکی تھیں۔ اُس زمانے کی لندن یونیورسٹی کی طرح یہ صرف امتحانی یونیورسٹیاں تھیں، ان کا تدریس و تحقیق سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ محدود نصابات اور انگریزی ذریعہ تعلیم کی وجہ سے یہ یونیورسٹیاں ذہانت کے فروغ کی بجائے رٹنے رٹانے کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ تھیں۔ لاہور کا گورنمنٹ کالج بھی طلبہ کو کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات کے لیے تیار کرتا تھا۔ ان نصابات کا ایک بڑا نقص یہ بھی تھا کہ ملک کی علمی روایت سے منقطع ہونے کی وجہ سے یہ تعلیم دیسی طلبہ کو اپنے تہذیبی ماحول سے بیگانہ بنا رہی تھی۔ ڈاکٹر لائٹنر نے یہاں آتے ہی نئے استعماری نظام تعلیم کے اس بنیادی نقص کو بھانپ لیا۔ وہ برطانوی حکومت کے وفادار ملازم ضرور تھے مگر ایک آزاد خیال عالم اور ماہر تعلیم ہونے کی بنا پر وہ استعماری مصلحتوں کے اسیر نہیں تھے۔ انھوں نے نیک نیتی سے کلکتہ یونیورسٹی کے نصابات کو سطحی اور تہذیبی لحاظ سے یہاں کے ذہن و فکر سے غیر ہم آہنگ قرار دیا۔ ڈاکٹر لائٹنر ملکی تعلیم میں یہاں کے باشندوں کو شریک کر کے ان کے تہذیبی مزاج اور نئی مادی ضروریات کے مطابق نظام تعلیم کو ڈھالنا چاہتے تھے۔ اس نظام تعلیم کی غایت ان کے اپنے بیان کے مطابق مختصر الفاظ میں یہ تھی کہ اس میں مشرقی علوم اور ملکی زبانوں کو نمایاں حیثیت حاصل ہو، علوم قدیم اور علوم جدید میں معقول طریقے سے پیوند کیا جائے اور جدید علوم ملکی زبانوں میں پڑھائے جائیں۔ قدیم مشرقی علوم اور جدید مغربی افادی علوم کو ہم آہنگ کرنے کا یہ تعلیمی تجربہ تہذیبی و قومی لحاظ سے اس ملک کے باشندوں کے وسیع تر مفاد میں تھا۔ مگر لائٹنر کا یہ نظریہ برطانوی حکومت کی سیاسی حکمت عملی اور اس کی مخصوص استعماری مصلحتوں کے خلاف تھا۔ اس لیے ڈاکٹر لائٹنر کو اپنے نظریے اور مقاصد کی پیش رفت کے لیے طویل جد و جہد میں سے گزرنا پڑا، اور بڑی مشکل سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ اپنے مقاصد میں کچھ کامیابی حاصل کر سکے ۔ یعنی اوریئنٹل کالج کا قیام اور اس کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی کالج (نامکمل یونیورسٹی) اور بعد میں مکمل جامعۂ پنجاب کی تاسیس ، جس کے دستور العمل (سٹیچوٹس) میں مشرقی علوم کی اہمیت کا اعتراف اور دیسی زبانوں کو باثروت بنانے کا نصب العین شامل تھا ۔ اگرچہ اس نصب العین پر عمل بے دلی سے ہوا ، بلکہ بعد میں اسے فراموش کر دیا گیا جس کی وجہ سے ڈاکٹر لائٹنر کی آرزوئیں تشنۂ تکمیل رہیں ۔

لاہور میں آنے کے بعد ڈاکٹر لائٹنر نے نہ صرف ان تعلیمی ، علمی ، ثقافتی سرگرمیوں میں مقامی لوگوں کی پرخلوص رہنمائی کی ، بلکہ اپنی علمی تحقیقات کا سلسلہ بھی جاری رکھا ۔ انھوں نے خصوصاً شمالی علاقوں کے دشوار گزار کوہستانی علاقوں کی سیاحت کر کے وہاں کے باشندوں کی زبان و ادب ، رسم و رواج اور عقائد و تصورات کے بارے میں مفید معلومات فراہم کیں اور انھیں شائع کیا ۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر لائٹنر نے سب سے پہلے ۱۸۶۶ء میں بلتستان ، گلگت ، ہنزہ ، ناگر ، چترال ، کافرستان کا پرخطر اور دشوار گزار سفر کیا اور کشمیر کے ان سرحدی مقامات اور برف پوش کوہساروں میں گھرے ہوئے علاقوں سے رابطہ قائم کیا ۔ اس سفر و سیاحت اور مطالعہ و تحقیق کا نتیجہ The Languages and Races of Dardistan کے متعدد حصوں میں علمی دنیا کے سامنے آیا ۔ اس علاقے کا یہ نام ''دردستان'' ڈاکٹر لائٹنر کا دیا ہوا ہے اور بین الاقوامی علمی حلقوں نے اس کا اعتراف بھی کیا اور انھیں Explorer of Dardistan کا لقب دیا ۔

ان پرخطر مہمات کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہا، اور اس کے ساتھ یونیورسٹی کی تحریک بھی اور درس و تدریس بھی جاری رہی۔ گورنمنٹ کالج لاہور کی تاریخ میں پروفیسر گیرٹ نے رائے بہادر پنڈت شو نرائن ایڈووکیٹ چیف کورٹ کا ایک بیان درج کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''ڈاکٹر لائٹنر ایک بڑے مستشرق تھے اور شیکسپیئر پر سند مانے جاتے تھے ۔ شیکسپیئر پر ان کے لیکچر اتنے دلکش اور جاذب توجہ ہوتے تھے کہ لاہور کے کمشنر کرنل رالف ینگ انھیں سننے کے لیے وقت نکال کر اس طرح آ جاتے تھے جیسے وہ کالج کے طالب علم ہوں'' پنڈت شونرائن ڈاکٹر لائٹنر کے بارے میں یہ بھی بتاتے ہیں کہ :

> "He was a power in the Punjab, dreaded by all, superior or inferior in rank to him. That he was a man of versatile genius is undoubted".[1]

---

1. *A History of The Government College, Lahore 1864 - 1914, p. 29.*

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۸۶۹ء میں ڈاکٹر لائٹنر نے بروصہ (ترکی) میں جرمن کونسل کی صاحبزادی کیرولین شواب سے شادی کی اور اسی سال ۸ دسمبر کو ان کی یونیورسٹی تحریک کے نتیجے میں (جس کا اورینٹل نام دو سال بعد ترک کر دیا گیا تھا) لاہور میں پنجاب یونیورسٹی کالج قائم کر دیا گیا جسے ڈگریاں دینے کا اختیار حاصل نہیں تھا۔ ڈاکٹر لائٹنر اس کے رجسٹرار اور لیفٹننٹ گورنر پنجاب، صدر مقرر ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینیٹ کا پہلا اجلاس ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء کو سرڈونلڈ میکلوڈ لیفٹننٹ گورنر پنجاب کی صدارت میں ہوا جس میں اورینٹل کالج اور لا سکول قائم کرنے کے فیصلے کیے گئے۔ ڈاکٹر لائٹنر اورینٹل کالج کے بھی پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ یہ اضافی فرائض انھوں نے چند برس تک اعزازی طور پر بلامعاوضہ سرانجام دیے اور یکم اگست ۱۸۷۷ء سے پرنسپل کے عہدے کی تنخواہ پانچ سو روپے ماہوار قبول کی۔ پنجاب یونیورسٹی کالج کا قیام یونیورسٹی تحریک کی نیم کامیابی تھی، جس کی تکمیل کے لیے ڈاکٹر لائٹنر نے مقامی باشندوں کے تعاون سے اپنی جد و جہد جاری رکھی۔ ۱۸۷۳ء - ۱۸۷۵ء میں وہ طویل رخصت پر یورپ میں رہے اور اس دوران میں بھی انھوں نے وہاں کے علمی و تعلیمی حلقوں میں یونیورسٹی تحریک کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور اس تحریک کے لیے ان کی ہمدردیاں حاصل کیں۔ وائنا کی عالمی نمائش کے موقع پر لائٹنر نے یونیورسٹی تحریک کے لیے جد و جہد کا سارا معاملہ انٹرنیشنل جیوری کے سامنے رکھا اور مستشرقین کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ پھر وہ برطانوی ایجوکیشنل کمشنر کے توسط سے یہ مسئلہ ملکہ عالیہ وکٹوریہ اور پرنس آف ویلز کے علم میں لائے۔ ملکہ عالیہ کے حکم پر یونیورسٹی تحریک اور پنجاب یونیورسٹی کالج کے قیام کی روداد بلیو بک میں درج ہو کر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھی گئی جس کا عنوان تھا:

"The Foundation of a National University in the Panjab."

مارچ ۱۸۷۶ء میں ڈاکٹر لائٹنر یورپ سے واپس آئے تو اورینٹل کالج بڑی نازک صورت حال سے دوچار تھا۔ انھوں نے کالج کے معاملات درست کیے اور بہت جلد اسے علمی لحاظ سے بلند مقام تک پہنچایا۔ اس توسیع و ترقی کے باوجود حکومت اورینٹل کالج کی حکمت اور کارکردگی سے مطمئن نہ تھی اور ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن لیفٹننٹ کرنل ہالرائڈ کے طنز آمیز اعتراضات کا سلسلہ جاری رہا۔ ڈاکٹر لائٹنر نے اعداد و شمار کے حوالے سے ان اعتراضات کے مسکت جواب اپنی سالانہ رپورٹوں میں دیے۔ چونکہ وہ گورنمنٹ کالج اور اورینٹل کالج دونوں کے بیک وقت پرنسپل تھے اس لیے سرکاری تعلیم اور قومی تعلیم دونوں کے فرق کو زیادہ بہتر طور پر جانتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پنجاب یونیورسٹی کالج کو ڈگریاں دینے کا اختیار نہیں ملا تھا اس لیے یہاں کے طلبہ ابھی تک کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات دینے پر مجبور تھے اور ساتھ ہی وظیفے کی خاطر پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات میں بھی شریک ہوتے تھے۔ امتحانات کا یہ دوہرا سلسلہ بڑا تکلیف دہ تھا۔ لائٹنر اور یہاں کے دوسرے لوگ اسے شدت سے محسوس کرتے تھے۔ وہ جلد سے جلد اس دو عملی کو ختم کرکے پنجاب یونیورسٹی کالج کو مکمل اور با اختیار یونیورسٹی کے روپ میں دیکھنے کے متمنی تھے۔ ۱۸۷۶ء میں جب وائسرائے ہند لارڈ لٹن گورنمنٹ کالج لاہور میں آئے تو ڈاکٹر لائٹنر نے اُن سے وعدہ لیا کہ پنجاب یونیورسٹی کالج کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے گا۔ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو اس وعدے کی توثیق شاہی دربار دہلی کے موقع پر بھی کر دی گئی، مگر پانچ سال پھر بھی انتظار میں گزر گئے۔ ۱۸۸۰ء میں وائسرائے ہند لارڈ رپن لاہور میں آئے تو لائٹنر نے اُن کے پاس بھی نمائندہ وفود بھیجنے کا اہتمام کیا، اور یونیورسٹی کے لیے گورنر جنرل کی خدمت میں محضر پیش کیے۔ غرض یہ کہ لائٹنر یہاں ہوں یا یورپ میں، انھوں نے جامعہ پنجاب کے قیام کے لیے کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اور یہ انھی کی ان تھک، پے ہم اور پر خلوص و پر جوش کوششوں کا نتیجہ تھا کہ بالآخر ۱۴- اکتوبر ۱۸۸۲ء کو پنجاب یونیورسٹی ایکٹ آف انکارپوریشن XIX مجریہ ۵- اکتوبر ۱۸۸۲ء کی رو سے ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے وجود میں آ گئی۔ یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ڈاکٹر لائٹنر کا یوم ولادت بھی ۱۴- اکتوبر تھا۔ گویا حکومت ہند نے جامعہ پنجاب ڈاکٹر لائٹنر کو اُن کی بیالیسویں سالگرہ کے موقع پر تحفے کے طور پر پیش کی۔ اُسی روز برنیس کورٹ شملہ میں جامعہ پنجاب کی سینیٹ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں چانسلر جامعہ پنجاب لیفٹننٹ گورنر سرچارلس ایچی سن نے سب سے پہلے جامعہ پنجاب کے موسس ڈاکٹر لائٹنر کی علمی، ادبی اور تعلیمی خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں نئی جامعہ کی سپریم فیکلٹی کی اعلیٰ ترین ڈگری ڈاکٹر آف اورینٹل لرننگ دینے کی تجویز پیش کی اور اس تجویز کو متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ یونیورسٹی ایکٹ ہی میں ڈاکٹر لائٹنر کو جامعہ پنجاب کا پہلا رجسٹرار بھی مقرر کر دیا گیا تھا۔

۱۸ نومبر ۱۸۸۲ء کو جامعہ پنجاب کی پہلی کانووکیشن منعقد ہوئی جس کی صدارت وائسرائے ہند لارڈ رپن نے جامعہ کے پہلے سرپرست کی حیثیت سے کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر لائٹنر کی خدمات کے اعتراف میں انھیں ڈی۔ او۔ ایل کی ڈگری عطا کی گئی۔ وائسرائے نے انھیں یونیورسٹی کے مقصد میں کامیابی پر تبریک پیش کی اور اُن کی ان تھک جد و جہد کو سراہا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کانووکیشن کے فوراً بعد ڈاکٹر لائٹنر ڈیپوٹیشن پر ایجوکیشن کمیشن میں اور پھر رخصت پر یورپ چلے گئے۔ دسمبر ۱۸۸۴ء میں واپس آکر انہوں نے رجسٹرار جامعہ پنجاب کا منصب سنبھالا۔ آن کی غیر حاضری کے زمانے میں یونیورسٹی انتشار و اختلاف میں مبتلا ہو چکی تھی۔ عطیات اور چندوں کا سلسلہ بھی رک گیا تھا۔ مشرق اور مغربی شعبوں کی مخاصمت بھی رنگ لانے لگی تھی ۔ اوریئنٹل کالج کو بیکار اور خرچیلا ادارہ کہا جانے لگا تھا۔ یونیورسٹی کے قیام کے لیے انجمن پنجاب کی کاوشوں اور لائٹنر کے کردار کو بھی متنازع فیہ بنا دیا گیا ۔ لیفٹیننٹ گورنر سرچارلس ایچی سن کی ہمدردیاں بھی مغربی شعبے کے ساتھ ہو گئیں ۔ مجالس میں ڈاکٹر لائٹنر کو آن کا مخالف گروپ نشانۂ تضحیک بنانے لگا ۔ آخر آنہوں نے اکتوبر ۱۸۸۵ء میں رجسٹرار کے منصب سے استعفیٰ دے دیا ، اور چند ماہ محکمہ خارجہ سے منسلک رہ کر ۱۸۸۶ء میں ڈاکٹر لائٹنر ہمیشہ کے لیے عازم یورپ ہو گئے ۔ جس ادارے کے قیام میں ڈاکٹر لائٹنر نے شب و روز کئی برس کام کیا تھا ، اور اپنی صحت بھی برباد کر لی تھی ، وہاں سے آنھیں دل شکستگی کے عالم میں جانا پڑا ۔ ڈاکٹر لائٹنر کی ذات پر اس کے بعد بھی کیچڑ آچھالا جاتا رہا ، اور جامعہ کے مقاصد جو ایکٹ کی زینت تو بنے رہے مگر آن پر خوش دلی سے عمل نہ ہوا ۔ جس کا ایک تلخ نتیجہ یہ نکلا کہ ملکی زبانیں مدت تک علمی لحاظ سے جدید تعلیم کا ذریعہ نہ بن سکیں اور انگریزی کا بول بالا ہو گیا ۔

ڈاکٹر لائٹنر صحیح معنوں میں پنجاب کے محسن تھے ۔ آنھوں نے یہاں رہ کر دیسی باشندوں کی تہذیبی جنگ لڑی ۔ اس معرکہ آرائی میں وہ پوری طرح کامیاب تو نہ ہو سکے مگر جامعہ پنجاب کی تاسیس کے ساتھ اس کے مقاصد میں اس تہذیبی شق کو شامل کرانے میں ضرور آن کا حصہ ہے جس کی رو سے مشرقی علوم کی ترویج اور دیسی زبانوں کو باثروت بنانے کی ذمے داری اس ادارے نے قبول کی ۔ لائٹنر جب تک یہاں رہے وہ اپنی پرجوش طبیعت اور حریت فکر کی بدولت انگریز حکمرانوں کے لیے ، خواہ وہ رتبے میں آن سے بلند تھے یا پست ، ایک پر ہیبت مسئلہ بنے رہے ۔ عام لوگوں کی ہمدردیاں جس طرح ڈاکٹر لائٹنر نے حاصل کیں ، وہ انگریز حکام کے لیے عجیب بات تھی ۔ لائٹنر اس کے ساتھ سخت ضابطہ پسند بھی تھے ، اور اپنے ماتحتوں اور طلبہ سے اس امر میں کوئی رو رعایت نہیں کرتے تھے ۔ مگر وہ دل کے شفیق تھے ۔ خصوصاً طلبہ کے لیے وہ شفقت کا پیکر تھے اور آن کے گھر کے دروازے رات ہو یا دن ، ہر وقت آن کے لیے کھلے رہتے تھے ۔ شفقت و ہیبت کا یہ ملا جلا پیکر بیس سال سے زائد عرصے تک اس علاقے (موجودہ پاکستان) کے لوگوں کی خدمت کے ذریعے آن کے دلوں پر حکومت کرتا رہا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد ۱۸۸۷ء میں ڈاکٹر لائٹنر نے ووکنگ میں رائل ڈرامیٹک کالج کی عمارت حاصل کی اور وہاں اورینٹل انسٹی ٹیوٹ قائم کرکے تصنیف و تالیف کا شغل جاری رکھا ۔ اُنھوں نے ایشیاٹک ریویو بھی جاری کیا اور دس سال تک اس کی ادارت کے فرائض وہ خود انجام دیتے رہے ۔ ڈاکٹر لائٹنر تقریباً پچیس زبانوں میں لکھ پڑھ اور گفتگو کر سکتے تھے جن میں زیادہ تر مشرقی زبانیں تھیں ۔

جامعہ پنجاب کے موسس اور اس خطے کے باشندوں کے محسن ڈاکٹر لائٹنر ۵۹ سال کی عمر میں ۲۲ مارچ ۱۸۹۹ء کو بون (جرمنی) میں راہیے ملک عدم ہوئے ۔

جامعہ پنجاب کے ارباب اختیار اور محکمہ تعلیم کے انگریز افسروں نے ڈاکٹر لائٹنر کے جانے کے بعد پہلے تو اُن کی خدمات کی قدر و قیمت گھٹانے کی بھرپور کوشش کی ، پھر اُن کے بارے میں خاموشی اختیار کر لی گئی ۔ البتہ اُن کی رحلت کے چند ماہ بعد گورنمنٹ کالج اور محکمہ تعلیم میں اُن کے ایک پرانے رفیق کار پروفیسر جے ۔ سانم (ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن) نے ۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو جامعہ پنجاب کے انیسویں کانووکیشن کے موقع پر اپنے خطاب میں ڈاکٹر لائٹنر کی یاد کو اُن کے مرنے کے بعد تازہ کیا ۔ ہم پروفیسر سانم کے خطبے کا یہ حصہ یہاں پیش کرتے ہیں :

"It is good many years now since Dr. Leitner retired from the Panjab; but there are, I believe, few members of Senate here to day, to whom his image, especially in connection with ceremonial occasions like the present, is not yet fresh, and whose labours in connection with this University are not vividly as well as gratefully remembered. Dr. Leitner came to the Panjab as Principal of the Lahore Government College in 1864, before the Province had shown any marked signs of educational activity. He, however, was a man not only of rare ability but also of unusual energy; and, within a short time of his arrival in Lahore, he had won over the leaders of the people in favour of something being done by themselves in the cause of education, and was instrumental in the founding of more than one influential Anjuman or Sabha for the furtherance of this end. Just at that time, Sir Donald Mcleod's idea of an Oriental University for Northern India was taking practical shape; and to this Dr. Leitner bent all his energies. He was not the founder of the Panjab University, for the project originated with Sir Donald Mcleod, and had

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

from the first the whole weight of the Panjab Government in its favour; but he was one of a few who laboured much and long in the cause, and who lived to see those labours ultimately successful. He was the first Registrar of the University, he was the first Principal of the Oriental College; and on account of his great services to the University, he was the first to be admitted, honoris causa, to the degree of Doctor of Oriental Learning. Dr. Leitner has now gone from us beyond recall; but he will long live in the memories of those for whom he laboured, and longer still in the memorial records of this University."

پروفیسر سائم نے انگریزی ضابطہ پسندی اور اکابر پرستی کی بنا پر جامعہ کی تاسیس کا سہرا ڈاکٹر لائٹنر کی بجائے سر ڈونلڈ میکلوڈ کے سر باندھنے کی کوشش کی ہے، جو واقعاتی لحاظ سے درست نہیں۔ سر ڈونلڈ میکلوڈ اُس زمانے میں گورنر پنجاب تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ جامعہ کا منصوبہ انہی کے توسط سے حکومت ہند تک پہنچنا تھا۔ میکلوڈ کی ہمدردیاں بھی یونیورسٹی تحریک کو حاصل ہوگئی تھیں اور انھوں نے اس سلسلے میں واقعی بڑا کام کیا۔ مگر یونیورسٹی کے لیے پہلی آواز ڈاکٹر لائٹنر نے بلند کی اور اس تحریک کی منصوبہ بندی اور جد و جہد انہی کی ذات میں مرتکز تھی۔ سر ڈونلڈ میکلوڈ کی طرف سے ۱۰ جون ۱۸۶۵ء کے مراسلے میں یونیورسٹی کا کوئی ذکر نہیں تھا جب کہ لائٹنر کی تقریر میں یونیورسٹی کا تصویر موجود تھا۔ ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء کو پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینیٹ کے افتتاحی اجلاس میں خود سر ڈونلڈ میکلوڈ نے اپنی تقریر میں اعتراف کیا تھا کہ ڈاکٹر لائٹنر صاحب کی صلاح سے انجمن نے میری ہدایت کو بہت وسعت دی—اور اوریئنٹل یونیورسٹی کی تجویز پیش کی۔ پھر سر میکلوڈ یونیورسٹی کالج کے قیام کے بعد یہاں سے چلے گئے تھے اور مکمل یونیورسٹی کی جدوجہد اس کے بعد بھی جاری رہی۔ اس لیے ڈاکٹر لائٹنر کو جامعہ پنجاب کا موسس قرار دینا ہر لحاظ سے درست ہے۔

اور آج سو سال بعد جامعہ پنجاب اپنے اس محسن کی خدمات کا تہہ دل سے اعتراف کرتی ہے!

© rasailojaraid.com